مطالعہ میں حیرت انگیز انہماک

محمود خارانی

اہل علم کے لئے ''مطالعہ'' علم میں وسعت، تجربات میں پختگی، تقریر میں آراستگی، تجویز وترتیب میں استعداد اور دل و دماغ کی مسرت کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ مگر یہ بھی ایک کھلی حقیقت ہے کہ حقائق ومعارف تک رسائی اور ان میں بصیرت ومہارت مطالعہ میں ''انہماک'' پر موقوف ہے۔ وہ انہماک اور دھیان جو اسلاف کا خاصہ رہا ہے کہ مطالعہ میں ان کا استغراق انہیں ارد گرد کی دنیا سے ایسے بے خبر کر دیتا کہ اس بے خبری کے نتیجے میں انہیں مختلف مالی نقصانات، بیماریوں اور اموات سے دوچار ہونا پڑا۔

پاکستان میں اردو کے نامور ادیب حضرت مولانا ابن الحسن عباسی صاحب اپنی دلچسپ اور مقبول عام کتاب ''متاع وقت اور کاروان علم'' میں مختلف مقامات پر اسلاف اہل علم کے ایسے واقعات کو بڑے دلچسپ انداز میں نقل کرتے ہوئے ایک جگہ لکھتے ہیں:

''امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نیشاپور میں ۲۰۶ھ پیدا ہوئے...... رات کے وقت درس حدیث کی مجلس لگی تھی، کسی نے کوئی حدیث دریافت کی، لیکن عجیب اتفاق کہ وہ حدیث امام کو اس وقت مستحضر نہیں تھی، حدیث کی تلاش کے لئے گھر گئے، چراغ جلایا، اور کنج تنہائی میں اس حدیث کی تلاش شروع کی کہ حدیث کا علم ان کا شوق طلب بھی تھا اور ذوق نظر بھی! گھر والوں نے کھجوریں پیش کیں، انہماک کے عالم میں حدیث کی جستجو کے ساتھ ساتھ کھجوریں بھی کھاتے رہے، محویت و استغراق نے یہ اندازہ نہ ہونے دیا کہ کتنا کھایا، کتنا کھانا چاہئے، پوری رات تلاش و جستجو کے اسی عالم میں گزاری کہ صبح ہوگئی، ادھر وہ حدیث مل گئی، ادھر وہ کھجوریں ختم ہوئیں، ظاہر ہے اتنی کھجوریں کہاں موافق آسکتیں، بیمار ہوئے اور (۲۶۱ھ میں) انتقال فرمایا۔ (متاع وقت اور کاروان علم: ۱۷۵)

محمد بن سحنون (متوفی ۲۰۲ھ) کے بارے میں لکھتے ہیں:

''عشاء کے وقت ''ام مدام'' نامی ان کی باندی نے ان کے پاس کھانا حاضر کیا، چونکہ یہ تالیف میں مشغول تھے اس لئے سر دست عذر کیا، بیچاری باندی کافی دیر انتظار سے جب اکتا گئی تو از خود ہی لقمے بنا کر انہیں کھلانا شروع کیا، یہ شغل کے عالم میں کھاتے رہے، پوری رات مشغولیت کی اسی حالت میں رہے، جب صبح کی اذان ہوئی تب ہوش آیا، باندی سے مخاطب ہو کر کہنے لگے: ''ام مدام! آج رات میں مشغول رہا، کھانا جو کچھ ہے لیتے آیئے''، باندی کہنے لگی، حضور! کھانا تو میں نے آپ کو کھلا دیا تھا، کہنے لگے: ''مجھے تو اس کا احساس تک نہیں ہوا۔'' (ایضاً:۱۷۴)

''امام ثعلب (م:۲۹۱ھ) کے مطالعہ میں انہماک کا یہ عالم تھا کہ ایک دن راہ چلتے مطالعہ میں مصروف تھے، سامنے سے گھوڑا آرہا تھا، مطالعہ کی مشغولیت نے اس کا احساس نہ ہونے دیا اور گھوڑے نے انہیں کھڈ میں گرا ڈالا، بیہوش ہوئے، گھر لائے گئے تو زندگی کی رہی سہی رمق بھی جاتی رہی۔'' (ایضاً:۱۸۳)

''امام محمد رحمہ اللہ (متوفی:۱۸۹ھ) کے علمی شغف وانہماک کا یہ عالم تھا کہ بسا اوقات کوئی سلام کرتا تو جواب میں بجائے سلام کے دعا کرنے لگتے، سلام کرنے والا دوبارہ سلام کرتا تو دوبارہ وہی دعائیہ کلمات دہرا دیتے۔'' (متاعِ وقت اور کاروانِ علم، ص:۱۵۶)

''شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ (متوفی:۱۰۵۲ھ) ہمیشہ مطالعہ میں مشغول رہتے تھے، رات کی تاریکیوں میں بھی مطالعہ پر چھائے رہتے، کئی بار ایسا بھی ہوا کہ دوران مطالعہ سامنے جلتے ہوئے چراغ سے آپ کا عمامہ جل گیا لیکن آپ کو اسی وقت اندازہ ہوتا جب آگ عمامہ کو جلاتے جلاتے سر کے بالوں تک پہنچتی۔'' (ایضاً:۲۳۲)

''فقیہ عصر حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے علمی انہماک اور مطالعہ میں محنت کے متعلق لکھا ہے کہ دن رات کھانے سونے کے سات آٹھ گھنٹوں کے علاوہ باقی تمام وقت ایسی حالت میں گزارتے کہ کتاب آنکھوں کے سامنے ہوتی، مطالعہ میں آپ اس طرح محو رہتے کہ پاس رکھا ہوا کھانا کوئی اٹھا کر لے جاتا تو آپ کو خبر تک نہ ہوتی، بسا اوقات کتاب دیکھتے دیکھتے سو جاتے اور رات کا کھانا یاد نہیں رہتا۔'' (ایضاً:۲۳۵)

''مولانا ابوالکلام آزاد (متوفی:۱۹۵۸ء) کے مطالعہ میں استغراق کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ مطالعہ میں مصروف تھے، کمرے میں چور گھس آیا اور چھ ہزار روپے لے کر فرار ہو گیا، اگر چہ یہ چوری مولانا کی موجودگی میں ہوئی، لیکن مطالعہ میں محویت واستغراق کی وجہ سے ان کو پتہ نہیں چلا۔'' (ایضاً:۲۶۳)

''شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ (متوفی:۱۴۰۲ھ) خود فرماتے ہیں: اس ناکارہ کا معمول ۱۳۳۵ھ سے ایک وقت کھانے کا ہو گیا تھا کہ رات کے کھانے میں مطالعہ کا بھی حرج ہوتا، نیند بھی جلد آتی تھی، پانی بھی زیادہ پیا جاتا تھا، ابتدا میری ایک چھوٹی بہن کھانا لے کر اوپر میری کوٹھری میں پہنچ جاتی تھی اور لقمہ بنا کر میرے منہ میں دیتی رہتی اور دیکھتی رہتی

کہ جب منہ بند ہوجاتا تو دوسرا لقمہ دے دیا کرتی تھی، اس ناکارہ کو التفات بھی نہ ہوتا تھا کہ کیا کھلایا، ایک دو سال بعد اس کو بھی بند کر دیا، اس زمانے میں بھوک تو خوب لگتی مگر حرج کا اثر بھوک پر غالب تھا۔" (ایضاً:۲۸۴)

مولانا روح اللہ نقشبندی صاحب اپنی کتاب "مطالعہ کی اہمیت" میں لکھتے ہیں:

"ابومعشر منجم (متوفی:۲۷۲ھ) کے مطالعہ کا یہ عالم تھا کہ آپ نے خراسان سے مکہ جاتے ہوئے بغداد کا ایک کتب خانہ "خزانۃ الحکمۃ" دیکھنے کا قصد کیا، مگر وہاں پہنچ کر مطالعہ میں اتنا محو ہوگئے کہ مکہ جانا ہی بھول گئے۔" (مطالعہ کی اہمیت، ص:۳۰)

(حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے خاندان کا ایک قصہ ہے:...... صاحبزادے نے مطالبہ کرتے ہوئے پانی طلب کیا تو ابا جان نے سر پکڑ لیا اور فرمایا کہ افسوس! خانان میں علم گیا۔ زوجہ)

محترمہ نے فرمایا کہ کیا ہوا؟ آپ اس قدر پریشان کیوں ہیں؟ فرمایا: "مطالعہ کرتے ہوئے پانی کا دھیان؟ یہ کتاب کیا دیکھتا ہوگا۔" تو بیوی نے کہا کہ بعض مرتبہ غیر شعوری طور پر زبان سے ایسے الفاظ نکل جاتے ہیں، آپ امتحان لیجئے، چنانچہ پانی کی جگہ کچھ اور دے دیا تو وہ اٹھا کر پی گئے، تب ابا جان کو اطمینان ہوا۔" (مطالعہ کی اہمیت، ص:۳۰۱)

"حضرت مولانا عبدالحی رحمہ اللہ (فرنگی محلی) ایک روز کمرے میں مطالعہ کررہے تھے کہ دوران مطالعہ پانی طلب کیا، ان کے والد مولانا عبدالحلیم صاحبؒ تشریف فرما تھے، ان کو فکر ہوئی کہ مطالعہ کے درمیان ذہن کسی اور طرف کیسے گیا؟ معلوم ہوتا ہے کہ یہ نہ پڑھے گا، حکم ہوا کہ پانی کے بجائے ارنڈی کا تیل جو وہاں رکھا تا، دے دیا جائے، مولانا نے گلاس منہ میں لگایا اور تیل پی گئے اور یہ احساس نہ ہوا کہ تیل ہے یا پانی، اس کے بعد پھر مطالعہ میں مشغول ہوگئے، اب والد کی فکر دور ہوئی اور کہا: "امید ہے کہ پڑھ لے گا۔" اس کے بعد دوا سے اس تیل کا اثر زائل کر دیا۔" (ایضاً:۳۰۵)

"فلسفی اسلام علامہ ابن رشد (متوفی:۵۹۵ھ) کو ایک شام ایک نئی کتاب ملی، اس کو سرسری دیکھنے کے لئے ایک چراغ کے سامنے کھڑے ہوگئے، کتاب میں کچھ ایسی محویت طاری ہوئی کہ چراغ کی خاموشی نے اختتام شب کی اطلاع دی، لیکن انہیں خبر نہ ہوئی۔ (ایضاً:۲۹۰)

"اولئک آبائی فجئنی بمثلھم اذا جمعتنا یا جریر المجامع"

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسا ذوق مطالعہ اور انہماک واستغراق نصیب فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆